نے ہم سے کیا پوچھا ہے؟ بھئی یہ اس وقت کی بات ہے جب خیر غالب تھی، نفلی روزوں کی یوں ریل پیل تھی جیسے بارہ ماہ، ماہِ رمضان ہوں، تہجد پڑھنا اور قیام اللیل کرنا انھیں میٹھی نیند سے بھی زیادہ پیارے تھے، اور صبح کی نماز غلس (اندھیرے اندھیرے) میں پڑھنے کو یوں دوڑتے تھے، جیسے وہ لوگوں سے آنکھ بچاکر خدا کے گھر سے رحمتوں کی چوری کرنے چلے ہوں۔ اس لیے ضرورت تھی، کہ جو روزہ رکھنا چاہتے ہیں وہ رکھ لیں یا کھا رہے ہیں تو فارغ ہولیں۔ جو تہجد پڑھنے میں مصروف ہیں یا جو لوگ سو رہے ہیں، ان کو اطلاع دی جائے کہ، جناب! اب سحری ختم ہونے کو ہے، روزہ دار کھاپی کر فارغ ہولے، تراویح یا تہجد خواں آخری رکعت پوری کرلے اور جو سو رہے ہیں وہ آنکھیں کھولیں تاکہ وقت پر نماز میں شریک ہو سکیں، ایسا نہ ہو کہ جب صبح کی نماز میں سلام پھیریں تو سورج بھی انکو "وعلیکم السلام" کہے!

حضور کا ارشاد ہے کہ: بلال کی اذان سن کر سحری کھانے سے نہیں رکنا چاہیے! ابن اُم مکتوم اذان دیں تو پھر رک جانا۔

کلوا واشربوا حتّٰی یؤذن ابن ام مکتوم (بخاری ص ۲۵۷-۸۴)

سحری اور اذانِ فجر میں پچاس آیتوں کی قراءت کا فرق ہوتا تھا۔

عن زید بن ثابت قال تسحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم قام الی الصلوٰۃ قلت کم کان بین الاذان والسحور قال قدر خمسین ایۃ (بخاری ص ۲۵۷)

حضورؐ نے پہلی اذان (اذانِ سحری) کے بارے میں فرمایا کہ: اذانِ بلال صرف اس لیے ہوتی ہے کہ تہجد خواں واپس آجائے اور سویا ہوا جاگ اٹھے۔

فانہ یؤذن او ینادی بلیل لیرجع قائمکم و ینبہ نائمکم (بخاری ص ۸۷)

قال الحافظ: انما معناہ یرد القائم الی المتہجد الی راحتہ لیقوم الی صلوٰۃ الصبح نشیطا او یکون لہ حاجۃ الی الصیام فیتسحر و یوقظ النائم لیتاھب لھا بالغسل و نحوہ (فتح ص ۳۴۶/۲)

بلال کے بعد حضرت ابن ام مکتوم اذان فجر دیتے تھے، بس یوں کہ: اذان دے کر بلال رک جاتے طلوع فجر دیکھ کر اتر آتے اور ابن ام مکتوم چڑھ جاتے۔

لم یکن بین اذانہما الا ان یرقی ذا و ینزل ذا (بخاری ص ۲۵۷)

غرض یہ تھی کہ: صبح کی نماز کے لیے تیاری کی جائے کیونکہ باقی نمازوں کے برعکس فجر کی نماز کی صورت بڑی نازک ہے، جو سو رہے ہیں ان کے لیے بھی اور جو نماز وغیرہ میں مصروف ہیں ان کے لیے بھی، اس لیے اس کے لیے دہری اذان کا انتظام کرنا پڑا۔ بہرحال اس کو "سحری یا تہجد" کے لیے اذان کا نام دینا

مشکل ہے ہاں اگر کوئی شخص اسے "من وجہٍ" سحری یا تہجد کے لیے تصور کرلے تو اس کی گنجائش ممکن ہے، مگر اس کی ضرورت نہیں ہے، صرف تکلف والی بات ہے۔ کیونکہ اذان کا تعلق سحری یا تہجد کے سیاق سے نہیں ہے ان بلالا یؤذن بلیل فمن اراد الصوم فلا یمنعہ اذان بلال، یا یہ کہ لا یمنعن احدکم اذان بلال من سحورہ (بخاری وغیرہ) جیسے الفاظ بتاتے ہیں کہ اس سے اصل منشا نماز صبح کے لیے تیاری ہے۔ ہاں جو روزہ رکھنا چاہے وہ اسے سن کر رکے نہیں، بلکہ کھا پی لے ـــــ اس سے بات بالکل صاف ہوگئی ہے کہ: پہلی اذان سے غرض کچھ اور ہے، یعنی وہ سحری یا تہجد کے اہتمام کے لیے نہیں تھی۔ اس کے لیے ایک قرینہ یہ بھی ہے کہ دونوں اذانوں میں جو وقفہ ہوتا تھا، وہ اس قدر کم ہوتا تھا کہ انسان اٹھ کر ضروری حوائج سے فارغ ہو کر پھر سحری یا تہجد اہتمام کرے اور پھر غلس میں جماعت میں بھی جا شریک ہو، مشکل بات تھی۔ اس کے علاوہ کہنے کا یہ انداز کہ: اس کی اذان تمہیں سحری سے نہ روکے" صحیح نہ ہوتا بلکہ یہ کہا جاتا کہ جب بلال اذان دے تو سحری کھاؤ پیو اور نوافل پڑھو تا وقتیکہ ابن ام مکتوم دے۔

بہر حال اس مسئلہ میں دو رائیں ممکن ہیں، اس لیے اگر کوئی صاحب تحقیقی طور پر، اس اذان کو سحری یا تہجد کی اذان کہتا ہے تو یہی کہا جا سکے گا کہ یہ اس کی علمی فروگزاشت اور خطا ہے۔ ہاں جو لوگ حضورؐ سے حضور کے وقت ان دونوں اذانوں کے ثبوت کے قائل ہو کر، اب اس کی اجازت نہیں دیتے ان کی ایمانی عاقبتیں ضرور خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔

گو اب وہ نفلی روزوں اور تہجد خوانی کا رنگ نہیں رہا تاہم سوئے ہوئے کو جگانا تو ابھی باقی ہے۔ اس لیے اگر اب کوئی شخص اس غرض سے قبل از وقت "اذان" دے لیتا ہے تو ہمارے نزدیک وہ سنت پر عمل کرتا ہے۔ علمی اور تحقیقی پہلو کا تصور اگر درمیان سے اٹھا دیا جائے تو پھر جو لوگ اس اذان کو "سحری یا تہجد" کی اذان تصور کرتے ہیں اور وہ لوگ جو سرے سے دوسری اذانوں کو برداشت ہی نہیں کرتے تو پھر یہی کہنا پڑے گا کہ دلائل کی رُو سے دونوں تہی دامن ہیں۔ ہاں پہلے گروہ کے لیے تو ایک موہوم سی بنیاد موجود ہے لیکن دوسرے فریق کے پاس تو ضد کے سوا اور کوئی بنیاد ہی نہیں ہے۔

ترمذی شریف مترجم از علامہ بدیع الزمان صاحب برادر اکبر علامہ وحید الزمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ترمذی شریف مع اردو ترجمہ ایک طرف احادیث اعراب کے ساتھ بالمقابل سلیس اردو ترجمہ، ہر حدیث کے نیچے نہایت شاندار تشریح جو کہ ایک عالم اور عام آدمی کے لیے یکساں مفید ہے۔ کاغذ سفید گلیز، سنہری ڈائی دار جلد۔ علاوہ ازیں عربی، اردو، دینی کتابیں خریدنے اور بیچنے کے لیے ہمیں یاد فرمائیں۔

رحمانیہ دار الکتب۔ امین پور بازار۔ لائلپور